131660 ـ فوت شدہ پر رمضان میں دن کے وقت جماع کا کفارہ ہونے کی صورت میں اولاد کیا کرے ؟

سوال

میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں اللہ ان پر ر حم کرے اور ان کا مال بھی ورثاء میں تقسیم ہو چکا ہے، میری والدہ نے مجھے بتایا کہ آپ کے والد نے پچیس تیس برس قبل میرے ساتھ رمضان المبارك میں دن کے وقت ہم بستری کر لی تھی، اور والدہ اس پر موافق نہیں تھی، والدہ نے مجھے یہ اس وقت بتایا جب وہ آپریشن کے بعد ہاسپٹل سے باہر آ رہی تھیں.
انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے آپ کے والد کو کہا تھا کہ ایسا کرنا جائز نہیں، اسے چاہیے کہ وہ اس کے متعلق دریافت کرے، تو آپ کے والد نے کہا کہ اس نے توبہ کر لی ہے اور اللہ غفور رحیم ہے.
والدہ کہتی ہیں کہ شرم و حیاء کی بنا پر انہوں نے نہ تو سوال دریافت کیا اور نہ ہی ہمیں بتایا، والدہ اس کے کفارہ میں دو ماہ کے روزے رکھنا چاہتی ہے میں نے انہیں بتایا کہ اس واقعہ میں ان کا کوئی قصور اور گناہ نہیں اس لیے آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ والدہ کی صحت بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتی، لہذا آپ بتائیں کہ ہماری والدہ پر کیا لازم آتا ہے، اور ہمارے فوت شدہ والد کے متعلق اولاد ہونے کے ناطے ہم پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر تو آپ کی والدہ کو رمضان المبارك میں دن کے وقت جماع پر مجبور کیا گیا اور خاوند نے اسے ہم بستری پر مجبور کیا تو آپ کی والدہ پر کفارہ نہیں ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے خطا و بھول چوك اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

لیکن اگر آپ کی والدہ اس پر راضی تھی تو اس پر بھی روزے کی قضاء اور کفارہ ہے.

رمضان المبارك ميں جماع كرنے والے شخص كے بارہ ميں مستقل فتوى كميٹى كے علماء كا كہنا ہے:

" اس پر ايك غلام آزاد كرنا واجب ہے، اگر اس كى استطاعت نہيں تو پھر وہ مسلسل دو ماہ كے روزے ركھے، اور اگر اس كى بھى استطاعت نہيں ركھتا تو ساٹھ مسكينوں كو كھانا دے، ہر مسكين كو ايك مد گندم دے، اور اس كو اس روزے كى بھى قضاء كرنا ہو گى.

ليكن عورت نے اگر تو يہ كام راضى و خوشى كيا تو اس كا حكم بھى مرد والا ہے، اور اگر عورت كو ايسا كرنے پر مجبور كيا گيا ہے تو اس پر صرف روزے كى قضاء ہو گى " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (10 / 302).

اور جب اس پر كفارہ واجب ہو اور آپ يہ كہہ رہے ہيں كہ وہ روزے ركھنے كى استطاعت نہيں ركھتى تو اس كو چاہيے كہ وہ ساٹھ مسكينوں كو كھانا كھلا دے.

مزيد آپ سوال نمبر (1672) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں دن كے وقت رمضان ميں ہم بسترى كرنے كا كفارہ بيان كيا گيا ہے.

دوم:

اور آپ كے والد كے بارہ ميں يہ ہے كہ اس پر مسلسل دو ماہ كے روزے ركھنا واجب تھے، اور جس دن ميں اس نے ہم بسترى كى اس روزہ كى قضاء كرنا تھى، اور جبكہ وہ فوت ہو چكا ہے اور ايسا نہيں كيا اس ليے يا تو اس كى جانب سے كوئى روزے ركھے اور مسلسل دو ماہ كے روزے ركھے كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو فوت ہو جائے اور اس كے ذمہ روزے ہوں تو اس كى جانب سے اس كا ولى روزے ركھے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1147).

اور يہ دو ماہ كے روزے ايك سے زيادہ اشخاص ميں تقسيم كرنا جائز نہيں، بلكہ صرف ايك ہى شخص مسلسل دو ماہ كے روزے ركھے تا كہ يہ صادق آئے كہ اس نے دو ماہ كے مسلسل روزے ركھے ہيں.

يا پھر اس كى جانب سے ہر دن ايك مسكين كو كھانا كھلا دو.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر ميت كے ذمہ دو ماہ كے مسلسل روزے ركھنا واجب ہوں، يا تو اس كے ورثاء ميں سے كوئى ايك شخص وہ

روزے رکھے، یا پھر ہر ایك دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 453).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے فرضی روزے یا نذر یا کفارہ کے روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے جب چاہے روزے رکھے " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (199 / 20).

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس فوت شدہ شخص کے ذمہ رمضان المبارك کے روزے ہوں اور وہ تندرست ہو جانے کے باوجود روزے نہ رکھے تو اس کی جانب سے ہر روزے کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے جتنے روزے ہوں اتنے ایام کھانا کھلایا جائے.

اور شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کے ہاں یہ ہے کہ: اگر اس کی جانب سے روزے رکھے جائیں تو کفائت کر جائینگے، اور یہ قوی الماخذ ہے " انتہی

دیکھیں: ارشاد اولی البصائر و الالباب (79).

اور یہ کھانا کھلانا ترکہ میں سے واجب ہے، اور اگر کوئی شخص کھلا دے اور اپنے مال سے ادائیگی کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم .